71203 ـ اگر دوران رمضان ايسے ملك سفر كرے جس كا مطلع مختلف ہو تو وہ روزے كس طرح ركھے ؟

سوال

اگر مسلمان شخص رمضان المبارك كے دوران كسى ايسے ملك كا سفر كرے جو اس كے ملك سے رمضان شروع ہونے ميں آگے يا پيچھے ہو اور وہ اس ملك ميں عيد تك رہے تو وہ كس ملك كے ساتھ عيد منائےگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

" جب آدمى كسى ايك ملك سے دوسرے ملك سفر كرے اور ان كا مطلع مختلف ہو تو اصول اور قاعدہ يہ ہے كہ وہ روزہ ركھنے اور عيد منانے ميں اس ملك كے مطابق عمل كرےگا جہاں وہ رمضان المبارك شروع ہونے كے وقت تھا، ليكن اگر انتيس سے كم ايام ہوتے ہوں تو اس كے ليے انتيس دن پورے كرنا ضرورى ہيں، كيونكہ قمرى مہينہ انتيس يوم سے كم كا نہيں ہوتا.

يہ قاعدہ اور اصول نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے درج ذيل فرمان سے اخذ كيا گيا ہے:

" جب تم اسے (چاند كو) ديكھو تو روزہ ركھو، اور جب اسے ديكھو تو عيد مناؤ "

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مہينہ انتيس يوم كا ہوتا ہے، چنانچہ تم چاند ديكھے بغير روزہ نہ ركھو اور چاند ديكھ كر ہى عيد مناؤ "

اور حديث كريب ميں ہے كہ ام فضل رضى اللہ تعالى عنہا نے انہيں معاويہ رضى اللہ تعالى كے پاس شام بھيجا تو انہوں نے واپس آكر ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كو بتايا كہ لوگوں نے شام ميں جمعہ كى رات رمضان كا چاند ديكھا تھا، تو ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كہنے لگے:

ليكن ہم نے ہفتہ كى رات چاند ديكھا ہے، اس ليے ہم تو تيس روزے مكمل كرينگے، يا پھر چاند ديكھ ليں (عيد منائينگے)

تو كريب كہتے ہيں: كيا آپ معاويہ رضى اللہ تعالى عنہا كى رؤيت پر كفائت نہيں كرينگے ؟

تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے جواب میں کہا: نہیں، ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے "

اس قاعدہ اور اصول کی وضاحت کے لیے آپ کے لیے ہم چند ایك مثالیں پیش کرتے ہیں:

پہلی مثال:

ایك شخص اتوار کے روز رمضان شروع ہونے والے ملك سے ایسے ملك گیا جہاں رمضان ہفتہ کے دن شروع ہوا، اور انہوں نے انتیس روزوں کے بعد اتوار کے دن عید الفطر منائی تو یہ شخص ان کے ساتھ عید منائےگا اور ایك روزہ کی قضاء کرےگا.

دوسرا مثال:

ایك شخص ایسے ملك سے جہاں اتوار کے روز رمضان شروع ہوا ایسے ملك گیا جہاں سوموار کے دن رمضان المبارك کی ابتدا ہوئی اور انہوں نے تیس روزے رکھ کر بدھ کے روز عید منائی، تو یہ شخص ان کے ساتھ ہی روزے رکھےگا چاہے تیس روزوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوجائیں، کیونکہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں ابھی چاند نظر نہیں آیا، اس لیے اس کے لیے عید منانا جائز نہیں.

اور اس کے مشابہ یہ بھی ہے کہ اگر وہ روزہ کی حالت میں کسی ایسے ملك سے سفر کرے جہاں سورج چھ بجے غروت ہوتا ہے، اور جس ملك اور علاقے میں گیا وہاں سورج سات بجے غروب ہوتا ہے، تو وہ سات بجے سورج غروب ہونے سے قبل روزہ افطار نہیں کر سکتا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

پھر تم رات تك روزہ مکمل کرو، اور جب مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو، یہ اللہ تعالی کی حدیں ہیں چنانچہ تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ تقوی اختیار کرے.

تیسری مثال:

ایك شخص اتوار کے دن رمضان المبارك کا پہلا روزہ رکھ کر کسی دوسرے ملك چلا گیا جہاں کے لوگوں نے پہلا روزہ سوموار کے دن رکھا اور انتیس روزے رکھ منگل کے روز عید الفطر منائی تو یہ شخص ان کے ساتھ عید منائےگا، تو اس طرح ان کے ساتھ اس کے انتیس روزے ہونگے لیکن اس کا اپنے تیس یوم کے روزے.

چوتھی مثال:

ايك شخص ايسے ملك سے جہاں كے لوگوں نے اتوار كو پہلا روزہ ركھا اور تيس روزے مكمل كر كے منگل كے دن عيد منائى كسى ايسے ملك گيا جہاں كے افراد نے اتوار كے دن پہلا روزہ ركھا اور انتيس روزے مكمل كر كے سوموار كے دن عيد منائى، تو يہ شخص بھى ان كے ساتھ ہى عيد منائےگا اوراس كے ذمہ ايك روزہ كى قضاء لازم نہيں؛ كيونكہ اس نے انتيس دن پورے كر ليے ہيں.

پہلى مثال ميں روزہ نہ ركھنے اور عيد كرنے كى دليل يہ ہے كہ: چاند نظر آ گيا ہے، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب تم اسے (چاند كو) ديكھو تو عيد منا لو "

اور ايك دن كے روزہ كى قضاء كى دليل يہ ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مہينہ انتيس دن كا بھى ہوتا ہے "

اس ليے انتيس دن سے مہينہ كم ہونا ممكن ہى نہيں.

اور دوسرى مثال ميں تيس روزے ركھنے كے باوجود روزہ ترك نہ كرنے بلكہ روزہ ركھنے كے وجوب كى دليل يہ ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا ہے:

" جب تم چاند ديكھو تو عيد الفطر مناؤ "

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عيد الفطر منانے كو رؤيت كے ساتھ معلق كيا ہے، اور چاند نظر نہيں آيا، تو اس جگہ اور علاقے ميں يہ دن رمضان المبارك كا ہى دن شمار ہوگا، اس ليے روزہ ترك كرنا حلال نہيں.

تيسرى اور چوتھى مثال كا حكم واضح ہے.

اس مسئلہ ميں دلائل كے ساتھ ہمارے ليے تو يہى كچھ ظاہر ہوا ہے، جو كہ مطلع جات مختلف ہونے ميں حكم بھى مختلف ہونے ميں راجح قول پر مبنى ہے، اور يہ كہنا كہ اس سے حكم مختلف نہيں ہوتا اور جب بھى كسى جگہ چاند كى شرعى رؤيت ثابت ہو جائے سب لوگوں پر روزہ ركھنا، يا عيد الفطر منانا لازم ہو جاتى ہے، تو پھر چاند كے ثابت ہونے پر حكم جارى ہوتا ہے، ليكن وہ سرى طور پر روزہ ركھے يا نہ ركھے، تا كہ جماعت كى مخالفت نہ ہو " انتہى.